



جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے، یا یوں فرمایا کہ اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے اس لیے کوئی شخص (نماز میں اپنے) قبلہ کی طرف نہ تھوکه البتہ بائیں طرف یا اپنے قدموں کے نیچے تھوک سکتا ہے

انس بن مالک روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قبلہ کی طرف (دیوار پر) بلغم کو لگا دیکھا جو آپ کو ناگوار گزرا اور یہ ناگواری آپ کے چہرے مبارک پر دکھائی دینے لگی پھر آپ ﷺ اٹھے اور خود اپنے ہاتھ سے اسے کھرج ڈالا اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے، یا یوں فرمایا کہ اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے اس لیے کوئی شخص (نماز میں اپنے) قبلہ کی طرف نہ تھوکه البتہ بائیں طرف یا اپنے قدموں کے نیچے تھوک سکتا ہے پھر آپ نے اپنی چادر کا کنارہ لیا، اس پر تھوکا پھر اس کو الٹ پلٹ کیا اور فرمایا: یا اس طرح کر لیا کرے

[صحیح] [متفق علیہ]

نبی ﷺ نے مسجد کی قبلہ کی طرف والی دیوار میں بلغم لگا دیکھا تو آپ ﷺ کو یہ بات ناگوار گزرا یہاں تک کہ ناگواری کے اثرات آپ کے چہرے پر بھی دکھائی دے رہے تھے آپ ﷺ نے خود کھڑے ہو کر اپنی امت کو تعلیم دینے کے لیے، اپنے رب کے سامنے اظہار تواضع کے لئے اور اس کے گھر کی محبت کے اظہار کی غرض سے اپنے ہاتھ مبارک سے اس بلغم کو دور کر دیا پھر آپ ﷺ نے بیان فرمایا کہ: بندے جب نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے ہم کلام ہوتا ہے، اس کا ذکر کر رہا ہوتا ہے اور اس سے دعا میں مشغول ہوتا ہے اور اس کی آیات کی تلاوت کر رہا ہوتا ہے چنانچہ اس مقام کے لائق یہ ہے کہ وہ اپنی نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرے، اس ذات کی عظمت کو یاد رکھے جس سے وہ ہم کلام ہے اور دل کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی بھی طرح کی بے ادبی کرنے سے باز رہے چنانچہ اسے چاہیے کہ وہ قبلہ کی سمت میں نہ تھوکه پھر آپ ﷺ نے اس عمل کی طرف رہنمائی فرمائی جس کا نماز کے لیے اس طرح کی صورت میں کرنا مناسب ہے یعنی وہ اپنے بائیں جانب تھوکه یا پھر اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوکه یا پھر اپنے کپڑے وغیرہ میں تھوکه اور پھر اسے دور کرنے کے لئے کپڑے کے ایک حصے کو دوسرے پر رگڑ دے نماز کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ بات کا احساس رکھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے اور یہ کہ وہ اس کی طرف متوجہ ہے اگرچہ وہ آسمان پر اپنے عرش پر ہے، پھر بھی وہ نماز کے سامنے ہوتا ہے کیوں کہ وہ ہر شے کو محیط ہے اَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ” اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے“ (سورہ شوری: 11) اس کا یہ معنی ہرگز نہیں کہ وہ لوگوں کے ساتھ گھل مل گیا ہے یا پھر وہ اس جگہ پر ہوتا ہے جہاں نماز ادا کرنا ہے اللہ تعالیٰ ان باتوں سے بالاتر ہے اللہ تعالیٰ نماز اور دعا کرنے والے کے اس طور پر قریب ہوتا ہے جو اس کی عظمت کے شایان شان ہے اللہ کا قرب ایسا نہیں ہوتا جیسا مخلوق کا مخلوق سے قرب ہوتا ہے بلکہ یہ تو خالق بزرگ و برتر کا مخلوق کے ساتھ قرب ہے مخلوقات میں اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے سورج ہوتا ہے سورج گو آپ کے اوپر ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ طلوع و غروب ہونے کی حالت میں آپ کے سامنے بھی ہوتا ہے ولا المثل الأعلى.



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

